ہوئے ہی بدسلوکی چرخ جفا تلاش
ختم آگے اہل بیت کے یان وا مصیبتا

شاہا ہمیشہ اشک مری چشم نم مین رکھ
اس روسیہ کو یان تئین اپنے تو غم مین رکھ
اپنے عزا کو تا بقیامت الم مین رکھ
نکلے بدن سے کہتی یہ جان وا مصیبتا

مرثیہ دیگر

ہاے وہ نانی تمھارا یا نبی
ظالمون نے کر بیچارا یا نبی
فاطمہ کے من کا پیارا یا نبی
کیا کہون کس طرح مارا یا نبی

وان موا پیاسا ترا لخت جگر
گرچہ تھا اک تیر کے پرتاب پر
سیکڑے جہان سیراب حیوان سربسر
وان سے دریا کا کنارا یا نبی

گوسفندون کا جو کاٹین ہین گلا
ذبح کرتے وقت ایسے کو بھلا
انکو بھی دیتے ہین پانی اولا
نیر نہ میٹھا نہ کھارا یا نبی

شاخ سے کوئی اگر توڑے ہے پھول
اس تن نازک سے کہہ تو کس اصول
دیکھنے والے کا دل ہووے ملول
ظالمون نے سر اتارا یا نبی

فاطمہ سے کہہ کہ ہووین دادخواہ
وہ گلو جو تھا ترا انت بوسہ گاہ
قتل یون شبیر ہووے بیگناہ
وان چلا خنجر دودھارا یا نبی

گر کہین مرجائے کوئی بیوطن
یون پڑا سوکھے تری پیاریکا تن
اسکو بھی ملتا ہے دس گز کا کفن
نے جنازہ نے گہوارا یا نبی

نے کوئی بھائی بچا نے ابن عم
ہوگئے سب طعمۂ تیغ ستم
لاش پر ہے لاش بیٹون کی بہم
گھر کا گھر اجڑا ہے سارا یا نبی

ایک جو جیتا بچا ہے عابدین
کوئی عترت کو نظر آتا نہین
اسکے بھی جینے پہ ہے کسکو یقین
اب تسلی دینے ہارا یا نبی

صبح سے منزل چلے وہ تا بشام
ٹھوکرون سے اڑ گئے ناخن تمام
تلوون مین کانٹے چبھے ہر ایک گام
دشت یہ پر ہے زخارا یا نبی

گرتو اس بیکس کی کیا تقصیر ہے
کر چک اسکی جلد جو تدبیر ہے
اسکے پاؤن بیچ کیون زنجیر ہے
ہو یہ دکھ کب تک گوارا یا نبی

ایک تو غم ہے پدر کے سینہ ریش
اشقیا بکتے ہین جو کچھ گرد و پیش
تس پہ طعن و طنز سے سو دل مین نیش
پر کسکو ہے کہنے کا یارا یا نبی

تپ سے جلتا ہے بدن خورشید دش
کچھ نہین ہاتھ اُسکے اور اسکو غش
اس مصیبت پر علاوہ بے عطش
راہ پہ چلنے کا نہ سہارا یا نبی

کیا گردون غارت کا عترت کی بیان
اُنپہ جو گذری ز دست شامیان
اک ردا چھوڑی نہ دو کر دربیان
تم پہ ہے سب آشکارا یا نبی

برزے برزے ہو گیا اکبر مرا
خاک مین اس دشت کی آگیرا
گود سے میرے گیا اصغر مرا
مل گیا ہر راہ پارا یا نبی

دیتی تھی اُنکے عوض روز ازل
ل کے سب سمجھا رہے پر اُس محل
دولت کونین مجکو بے خلل
مین نہ وان دامن پسارا یا نبی

سو بڑے کے سر کا برچھی پردہ خال
باپ نے جب کھینچکر ڈالی نکال
تیر کی تھی حلق مین چھوٹے کے بھال
خون کا اُچھلا پھوارا یا نبی

تر و تازہ ہے جہان پانی سے خلق
پانی کا کرتے تھے وان وہ تشنہ حلق
پیاس سے بچو نکو میرے تھا یہ قلق
ہچکیان سے نے لے اشارا یا نبی

ڈس گیا داماد کو نیزہ ہو ناگ
اقربا مین ہین عجب میری بھی بھاگ
ملگیا ماٹی مین دولھن کا سہاگ
نحس اتنا بھی ستارا یا نبی

بخت بد کی کیا کہون مین نوک چوک
گھر کا گھر میرا دیا آفت مین جھوک
لگ گئی کس کی نجانے مجکو ٹوک
لون مین جا کس کا سہارا یا نبی

ہووے جس دن عرصۂ یوم التناد
حال فرزندونکا اپنے رکھیو یاد
لیجیے ہر مظلوم کی ظالم سے داد
بیکسون کا تم ہو چارا یا نبی

الغرض بانو یہ جب کہتی تھی بین
ایکدل کو وان نہ تھا اک لحظہ چین
ہر طرف خوناب دل روتی تھی مین
آب تھا ہر سنگ خارا یا نبی

سودا مجرم ہے بڑا اے شاہ دین
اور کسی جاگہ مفر اُسکو نہین
رد نہین ہے حشر مین جسکے تئین
ہے یہ اور دامن تمھارا یا نبی